آصفہ یزدانی
(اوکاڑہ)

اسلام میں عورت کا مقام

یـنسـاء النبی لستن کاحد من النساء ان اتقیتن فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قـلبـه مـرض وقلن قولا معروفا ٥ وقـرن فـی بیـوتـکن ولا تبرجن تبرج الجاهلیة الاولی واقـمـن الـصـلاة واتین الزکوة واطعن الله ورسوله انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا٥

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے عورت کے مقام ومرتبہ کا ذکر کیا ہے۔فرمایا اے نبی کی بیویو!تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ پرہیزگاری کیا کرو اور اگر کسی غیر مرد سے بات کرو تو مت نرمی کرو۔ایسا شخص جس کے دل میں کھوٹ ہو اور اس کے دل میں بیماری ہے وہ لالچ کرے گا اور تم سیدھی بات کرو اور فرمایا تم اپنے گھروں کے اندر رہو اور مت تم جاہلیت کے زمانہ کی طرح بناؤ سنگھار کرو۔نماز قائم کیا کرو اور زکوٰۃ ادا کیا کرو اور فرمانبرداری کرنا اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔اللہ چاہتے ہیں کہ دور کرے تم سے پلیدی اور پاک کرے تم کو خوب پاک کرنا۔اسلام نے عورت کا مقام ومرتبہ بیان کیا ہے کہ اسلام عورت کو کیا سکھاتا ہے۔میں آپ کو اسلام سے پہلے یعنی زمانہ جاہلیت کے بارہ میں بھی کچھ بتاتی چلوں کہ اسلام سے پہلے اور اسلام کے آنے کے بعد عورت کو کیا کیا مقام ومرتبہ مل گیا۔

قبل از اسلام میں عورت کا مقام......

جس وقت عرب بالخصوص اور روئے زمین پر بسنے والے تمام انسان بالعموم زندگی بسر کر رہے تھے لوگ شرک کے اندھیروں میں ڈوبے ہوئے تھے اور ہدایت ونجات کی راہیں ناپید ہو چکی تھیں۔حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان کے مطابق:

((ان الله نظر إلی أهل الارض فمقتهم عربهم وعجمهم إلا بقایا من اهل الکتاب))

اللہ تعالیٰ نے ان پر نظر ڈالی تو اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کو چھوڑ کر عرب وعجم کے تمام لوگوں سے اللہ سخت ناراض ہوا۔ خواتین اس عہد میں عموماً اور عرب معاشرہ میں خصوصاً سخت آزمائشی دور سے گزر رہی تھیں۔ عرب بچیوں کی ولادت کو سخت ناپسند کرتے تھے کچھ ایسے تھے جو انہیں زندہ درگور کر دیا کرتے تھے کہ مٹی کے نیچے دب کر دم توڑ دیں اور کچھ ایسے بھی تھے جو ان کی تربیت و کفالت سے دست بردار ہو کر انہیں ذلت و رسوائی کی زندگی گزارنے پر مجبور کر دیتے تھے۔ اس منظر کا نقشہ اللہ رب العزت کھینچتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ویجعلون لله البنت سبحنه ولهم ما یشتهون o واذا بشر احدهم بالانثی ظل وجهه مسودا وهو کظیمo یتواری من القوم من سوء ما بشر به ایمسکه علی هون ام یدسه فی التراب الا سآء ما یحکمونo﴾

جب ان میں کسی کو بیٹی کے پیدا ہونے کی خبر ملتی ہے تو اس کا منہ غم سے کالا پڑ جاتا ہے اور اس کے دل کو دیکھو تو وہ اندوہناک ہو جاتا ہے اور اس خبر کو سنتا ہے تو لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اور سوچتا ہے کہ آیا ذلت برداشت کرے یا زمین میں گاڑ دے۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿واذا الموء ودة سئلت بای ذنب قتلت﴾

جب زندہ درگور کی گئی لڑکی سے سوال کیا جائے گا کہ کس گناہ کی وجہ سے وہ قتل کی گئی۔ اگر لڑکی زندہ درگور کیے جانے سے کسی طرح بچ جاتی تو اسے نہایت مشکل زندگی گزارنا پڑتی تھی۔ اس کو مرنے والے کے ترکہ سے کوئی حصہ نہیں ملتا تھا۔ خواہ اس کے اقرباء کتنے ہی دولت مند کیوں نہ ہوں اور وہ لڑکی کتنی ہی غربت ومحتاجگی کی زندگی بسر کر رہی ہو کیونکہ اُن میں عورتوں کی بجائے صرف مردوں کو ہی ترکہ ملتا تھا۔ عورتوں کو ترکہ ملنا تو درکنار وہ خود مال میراث کی طرح وفات پانے والے شوہروں کے ورثاء میں تقسیم کی جاتی تھیں۔ ایک شوہر کی زوجیت میں بے شمار عورتیں ہوا کرتی تھیں کیونکہ ان کے نزدیک تعداد ازواج کی کوئی قید نہیں تھی اور اس بناء پر ان عورتوں کو لاحق ہونے والی پریشانیوں، تنگیوں اور ظلم وزیادتی کی بھی وہ کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے۔

زمانہ جاہلیت کے بعد اسلام میں عورت کا مقام ومرتبہ﴾......

جب اسلام آیا تو اس نے عورتوں پر ہونے والے ظلم وزیادتی کا نہ صرف خاتمہ کیا بلکہ اس کی انسانی

حیثیت اور مقام ومرتبہ بھی انہیں آپس میں ملایا۔ ارشادِ ربانی:

﴿یایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی﴾

اے لوگو ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد وعورت سے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ انسان ہونے میں عورت مرد کے مساوی درجہ رکھتی ہے اس طرح اعمال پر جزا وسزا میں بھی دونوں برابر یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔

﴿من عمل صالحا من ذکر او انثی وھو مؤمن فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ ولنجزینھم اجرھم باحسن ما کانوا یعملونo﴾

جو بھی شخص نیک عمل کرے گا مرد ہو یا عورت اور مومن ہو تو ہم اُسے دنیا میں پاک اور آرام کی زندگی سے زندہ رکھیں گے اور آخرت میں بھی ان کے اعمال کا نہایت ہی اچھا صلہ دیں گے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿لیعذب اللہ المنفقین والمنفقت والمشرکین والمشرکتo﴾

''یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ عذاب دے گا منافق مردوں کو اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں کو اور مشرکہ عورتوں کو۔''

آج کے دور میں نظر دوڑائیں تو عورتیں شرک کرتی ہوئی زیادہ نظر آتی ہیں۔ مرد تو پھر بھی کچھ نہ کچھ فرق میں ہوتے ہیں لیکن شرک کی بیماری عورتوں میں زیادہ پائی جاتی ہے کیونکہ کسی نے کہہ دیا کہ فلاں دربار پر جا کر نظر مانو تو تمہارا کام ہو جائے گا یا بکرا ذبح کرو یعنی جو بھی کسی نے کہہ دیا انہیں فوراً اس کو کر لینا ہوتا ہے۔ اللہ ان کو اور مجھ سمیت سب کو اس شرک والی گندی بیماری سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ نے عورت کی اس حیثیت کو حرام وممنوع قرار دیا ہے کہ مرنے والے شوہر کے متروکہ مال میں اسے شمار کیا جائے۔ چنانچہ ارشادِ ربانی ہوا:

﴿یایھا الذین آمنوا لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا﴾

''اے ایمان والو تمہارے لیے حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کو ورثے میں لے بیٹھو۔''

اللہ تعالیٰ نے خواتین کو ان کی اپنی ایک مستقل حیثیت کی ضمانت دی ہے۔ مال موروث شمار نہیں کیا بلکہ انہیں وارث بنا دیا ہے اور والدین کے مال متروک میں ان کا بھی حصہ متعین کیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿للرجال نصیب مما ترک الوالدن والاقربون وللنساء نصیب مما ترک الوالدن

والاقربون مما قل منه او کثر نصیبا مفروضا﴾

''ماں باپ اور خویش واقارب کے ترکے میں مردوں کا حصہ بھی ہے اور عورتوں کا بھی جو مال ماں باپ اور خویش واقارب چھوڑ دیں خواہ وہ مال کم ہو یا زیادہ اس میں اللہ تعالیٰ نے حصہ مقرر کیا ہے۔''

۲ پھر ارشادِ ربانی ہے:

﴿یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین فان کن نساء فوق اثنتین فلھن ثلثا ما ترک وان کانت واحدۃ فلھا النصف﴾

اللہ تعالیٰ نے تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتے ہیں کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو انہیں مال متروکہ کا دو تہائی ملے گا اور اگر ایک ہی لڑکی ہے تو اس کے لیے نصف ہے۔ ازدواجی زندگی کے تعلق سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے چار بیویوں کی آخری حد متعین کردی ہے۔ بشرطیکہ ان کے مابین حتی المقدور عدل وانصاف قائم کیا جائے۔ اسی لیے تو ان کے ساتھ حسن معاشرت کو واجب اور ضرور قرار دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وعاشروھن بالمعروف﴾

اور ان کے ساتھ احسن طریقے سے ملو اور مہر کو عورتوں کا حق قرار دیتے ہوئے اس کی مکمل ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ ہاں اگر عورت خود خوش ہو کر معاف کردے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿واتوا النسآء صدقتھن نحلۃ فان طبن لکم عن شیءٍ منہ نفسا فکلوہ ھنیئا مریئا﴾

اور عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی دے دو ہاں اگر وہ خود اپنی خوشی سے مہر چھوڑ دیں تو اسے شوق سے خوش ہو کر کھاؤ پیو۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو اپنے شوہر کے گھر میں ایک ایسے نگہبان کی حیثیت عطا کی ہے جو امر و نہی کی مالک ہے اور اپنے بچوں کی نگہبان ہے؟ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

((المرأۃ راعیۃ فی بیت زوجھا ومسئولۃ عن رعیتھا))

''عورت اپنے شوہر کے گھر اور بال بچوں کی نگران ہے اور اس سے ان کے متعلق سوال کیا جائے گا۔''

اسی طرح پھر شوہر پر معروف طریقے سے بیوی کے نان ونفقہ اور لباس وغیرہ کے اخراجات کی ذمہ داری عائد کی ہے۔

آؤ میری عزیز بہنو! ذرا سوچو کہ اسلام نے عورت کو کس کس مقام ومرتبہ سے نوازا ہے۔ اسلام نے

عورت کو چار دیواری میں رہنے کا حکم دیا ہے۔ بے پردگی سے اسلام نے عورت کو منع فرمایا ہے۔ ہر شیطان کے کام سے ہمیں اسلام روکتا ہے۔ لیکن آج ہمارا حال یہ ہے کہ ہم نے اسلام کے ہر فیصلے کو ٹھکرا دیا اور ہر وہ کام کیا ہے جو اسلام کے مخالف ہو یعنی ہر کام میں اللہ کی نافرمانی اور حضور انور کی گستاخی کی ہے۔ آج کی میری بہنیں جو ہر فیشن بڑی ٹھاٹھ باٹھ سے کرتی ہے' اگر اُن کو سمجھایا جائے تو آگے سے اُن جواب ہوتا ہے کہ جی کیا کریں دنیا والوں کا کیا کریں' دنیا والے رہنے نہیں دیتے' دنیا کو بھی رکھنا ہے۔

میری عزیز بہنو! آج ہم نے دنیا والوں کو راضی کر کے رب کعبہ کو ناراض کر لیا' لیکن کبھی ہم نے یہ نہیں سوچا کہ کل ہم رب کے دربار میں کیا جواب دیں گی۔ یہ دنیا تو عارضی ہے' یہ زندگی چار دن کی ہے یہ زندگی تو گزر ہی جائے گی۔ لیکن آنے والی زندگی کا اگر ہم سوچ لیں تو کبھی بھی ہم اس نوبت کو نہیں پہنچ سکتیں۔ کیونکہ آج ہم نے سب کچھ بھلا دیا ہے۔ قبر کی زندگی بھی ہم بھُلا بیٹھیں۔ محشر بھی بھلا بیٹھیں اور پھر دردناک عذاب کو بھی بھُلا بیٹھیں۔ اگر آج ہم ان باتوں کو تصور میں لائیں تو ہماری زندگی کا رُخ بدل جائے۔ لیکن ہم نے کبھی سوچا ہی نہیں ہے' میری بہنو! آج شیطان کو راضی کر کے اور عرش والے رب رحمٰن کو ناراض کر لیا تو پھر سمجھ لو کہ ہم خود ہی جہنم کا ایندھن بن رہی ہیں۔ آج ہمارا فیشن کسی نیک اور پرہیزگار خاتون کو دیکھنے کے قابل نہیں ہے۔

آج کل فیشن بہت عروج پر ہے اور نت نئے اور گندے بے ہودہ قسم کے کپڑے اور ساتھ ساتھ جیولری اور چوڑیاں آئے دن جو بدلتی رہتی ہیں' کبھی کسی ڈیزائن میں اور کبھی کسی میں اور یہی عورت جو آج مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔ ذرا مجھے بتلاؤ کہ جب یہ امریکہ کے لباس پہن کر اور میک اپ کر کے بازار میں چلتی ہے۔ اور مردوں کو اپنی زینت کا محور بناتی ہے۔

کیا یہ مسلمانی ہے؟ یا اسلام ایسی اجازت دیتا ہے؟ یہ سب شیطان کے راستے ہیں۔ اگر ہم اسی طرح گمراہی میں مگن رہے تو پھر سوچ لو کہ ہمارا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اللہ ایسی عورتوں کو نیک ہدایت دے۔ جو اسلام کو رسوا کرتی ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین کو جھٹلاتی ہیں اور ہم کو ایسی عورتوں کے زمرے سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆